ثوابِ وضو

عباس عزیزی

پیغام وحدت اسلامی کراچی

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	ثوابِ وضو
مؤلف	:	عباس عزیزی
مترجم	:	مولانا سجاد حسین مہدوی صاحب
کتابت	:	سیّد محمد علی کاظمی
پروف ریڈنگ	:	سیّد رضا عباس عابدی (محمد)
مطبع	:	الباسط پرنٹرز 6606211-021-4268448
ایڈیشن	:	دوم
تعداد	:	ایک ہزار
سالِ طبع	:	فروری ۲۰۰۷ء

باہتمام

مدرسۃ القائمؑ

A-50 سادات کالونی بلاک 20 فیڈرل بی ایریا کراچی۔

فون نمبر 0306-2087242,0304-2035290,6366644

فہرست

مقدّمہ

وضو نور ہے۔

وضو نماز کی چابی ہے۔

وضو پاکیزہ کرنے والا عمل ہے۔

وضو انسان کو نشاط اور شادابی دیتا ہے۔

وضو انسان کی روح کو جلا بخشتا ہے۔

وضو انسان کی آنکھ کو روشنی دیتا ہے۔

وضو نصفِ ایمان ہے۔

کامل وضو گناہوں کا کفارہ ہے۔

وضو شفا بخش عمل ہے۔

وضو انسان کے چہرے کو دنیا و آخرت میں نورانی بناتا ہے۔

وضو انسان کے عمل کو مزیّن کرتا ہے۔

وضو انسان کی عمر کو بڑھاتا ہے۔

کتنی اچھی بات ہے کہ انسان ہر کام کے لئے وضو کی حالت میں ہو

کھانا کھاتے یا سوتے وقت، سفر میں یا مطالعہ وغیرہ کے دوران۔ اگر انسان ہمیشہ وضو کی حالت میں رہے تو بہت سی برکتوں سے فیضیاب ہو سکتا ہے۔

اگر وضو باطل ہو جائے تو فوراً وضو کر لینا چاہئے، اس میں کوئی زیادہ وقت نہیں لگتا۔ انتہائی افسوس کی بات ہے اگر ہماری عمر وضو کے بغیر گزر جائے۔

لہٰذا اگر ہم دائم الوضو رہیں، تو ہمارا جسم بھی پاک و صاف رہے گا اور ہمارا عمل بھی طیّب و طاہر ہوگا۔

سچے نمازی کا کمال یہ ہے کہ وہ دائم الصلوٰۃ اور دائم الوضو رہے۔

عباس عزیزی

حوزۂ علمیہ قم

بہار ۱۳۸۰

پہلی فصل

وضو میں پوشیدہ راز

۱۔ وضوایک حکمِ الٰہی

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے
چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا
اور پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرلو۔

سورۂ مائدہ آیت ۶

آیت کا پیغام

بے شک وضو کے دو واضح فائدے ہیں: ۱۔ طبّی فائدہ اور ۲۔ اخلاقی و معنوی فائدہ۔ طبّی حوالے سے چہرے اور ہاتھوں کو دھونا اور وہ بھی ایک رات دن میں پانچ مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ، بدن کی صفائی میں قابلِ دید اثر ڈالتا ہے۔ سر اور پیروں کے بالائی حصے کا مسح کرنے سے، جس کی شرط یہ ہے کہ پانی بالوں یا بدن کی کھال تک پہنچ جائے، ہمیں ان اعضاء کو بھی پاک و صاف رکھنا ہوگا اور اخلاقی اور معنوی اعتبار سے چونکہ یہ

کام قصدِ قربت کے ساتھ اور اللہ تعالٰی کے لئے انجام دیا جاتا ہے، اس لئے تربیتی اثرات کا بھی حامل ہے۔ وضو کرنا بھی انسان کے لئے مشکل نہیں ہے، کیونکہ آیت کے آخر میں آیا ہے کہ خدا تمہارے لئے مشکلات پیدا نہیں کرنا چاہتا بلکہ تمہیں پاک و پاکیزہ رکھنا اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کرنا چاہتا ہے شاید تم اس کا شکر ادا کرو۔

۲۔ نماز کی چابی

رسولؐ اللہ نے فرمایا: وضو نماز کی چابی ہے۔

۳۔ نصف ایمان

رسولؐ اللہ نے فرمایا: وضو کرنا نصف ایمان ہے۔

۴۔ پانی۔۔۔وضو کے لئے یا پیاس بجھانے کے لئے

(یہ ایران عراق جنگ کا واقعہ ہے)

ایک مجاہد سپاہی نے بتایا

جب ہم "والفجر مقدماتی" نامی حملہ کر کے واپس آرہے تھے تو مجھے ایک مٹی کے ٹیلے کے پیچھے سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ میں نے جا کر دیکھا تو ایک فوجی جوان نظر آیا جس کا بدن لہولہان تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تمہیں کچھ چاہئے؟

کہنے لگا: اگر ہو سکے تو مجھے تھوڑا سا پانی دے دو تا کہ وضو کر کے نماز پڑھ لوں۔ میں چند دنوں سے بغیر وضو کے تیمّم کر کے نماز ادا کر رہا ہوں۔

اس کی حالت دیکھ کر واضح تھا کہ وہ بہت پیاسا ہے لیکن وہ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں تھا تا کہ باوضو ہو کر نماز ادا کرے۔

۵ـ **وضو واجب ہے**

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وضو کرنا واجب ہے۔

۶ـ **ظاہری آرائش**

توحید (شیخ صدوقؒ) میں امام محمد باقرؑ سے ایک خوبصورت روایت میں منقول ہے کہ آپؑ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا:

''اگر کوئی یہ کہے کہ خدا نے وضو کا حکم کیوں دیا ہے اور کیوں اس سے آغاز کرنا چاہئے؟ تو جواب میں ہم کہیں گے: اس لئے کہ بندے کو مناجات اور گفتگو اور خالق کے ساتھ ملاقات کے وقت پاک و طاہر ہونا چاہئے اور اس کے مقابلے میں اپنی فرمانبرداری کو ثابت کرنا چاہئے''۔

۷ـ **اطاعت کا معیار**

امام محمد باقرؑ نے فرمایا: وضو احکامِ الٰہی کا ایک حصہ ہے جسے خدا نے

فرمانبردار اور نافرمان بندے کی پہچان کے لئے واجب قرار دیا ہے۔

۸ـ **دو قسم کی آگ کو خاموش کرنے والا عمل**

ارشادِ خداوندی ہے

طہارت (وضو، غسل اور تیمّم) کے لئے پانی اور مٹی سے استفادہ کرو۔

(سورۂ مائدہ آیت ۶)

اس حکم کی حکمت کے بارے میں کہتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پانی اور مٹی سے بنایا ہے اس لئے انسان کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

یہ بھی کہا گیا ہے: اس کی حکمت یہ ہے کہ مومن کے سامنے دو قسم کی آگ ہوتی ہے: دنیا میں شہوت کی آگ اور آخرت میں جہنّم کی آگ۔ اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی کو انسان کی طہارت کا ذریعہ قرار دیا ہے تا کہ دنیا میں شہوت کی آگ کو اور آخرت میں جہنّم کی آگ کو بجھا دے۔

۹ـ **وضو میں دو قسم کی طہارت**

احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں ایک رات ابوسلیمان دارابی وضو کرنے کے لئے گئے۔ جیسے ہی انہوں نے چلّو میں پانی لیا، تو اچانک وہ کسی سوچ

میں ڈوب گئے۔ یہاں تک کہ مؤذّن کی آواز آئی: حیّ علی الصّلوٰۃ۔

میں نے ان سے کہا : یا شیخ ! نماز، نماز !

چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا : آپ کس فکر میں ڈوب گئے تھے؟

کہنے لگے : جب میں نے وضو کا ارادہ کیا تو دل میں خیال آیا کہ وضو تو ظاہری بدن کی طہارت و پاکیزگی ہے: پھر طہارتِ باطن کہاں ہے؟ طہارت کی دو قسمیں ہیں: طہارتِ ظاہری جو پانی اور مٹی کے ذریعے (وضو، غسل یا تیمّم کرکے) حاصل ہوتی ہے اور یہ دو چیزیں (پانی اور مٹی) دنیا کی آگ کو بجھا دیتے ہیں اور دوسری باطنی طہارت ہے جو حلال غذا کھانے اور گناہوں سے پرہیز سے حاصل ہوتی ہے اور یہ دو طہارتیں دنیا و آخرت کی آگ کو بجھا دیتی ہیں۔

۱۰۔ ظاہر و باطن کا وضو

حاتم اصم ایک نیک اور مخلص عبادت گذار بندے تھے۔ ایک مرتبہ عصام بن یوسف نامی ایک مسلمان ان کے پاس آیا اور اعتراض کرتے ہوئے پوچھنے لگا: تم کس طرح سے نماز پڑھتے ہو؟

حاتم نے کہا: جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو میں اٹھ کر ظاہری اور باطنی وضو بجالاتا ہوں۔

عصام نے پوچھا : یہ باطنی وضو کیسے ہوتا ہے؟

حاتم بولے : ظاہری وضو تو یہ ہے کہ اعضائے وضو کو پانی سے دھولیتا ہوں۔ اور باطنی وضو یہ ہے کہ ان اعضاء کو سات خصلتوں سے دھوتا ہوں :

۱۔ توبہ سے۔

۲۔ گذشتہ گناہوں پر ندامت سے۔

۳۔ دنیا سے وابستگی کو ترک کرکے۔

۴۔ مخلوقات کی تعریف و ستائش کو چھوڑ کر۔

۵۔ مادّی سرداری کو ترک کرکے۔

۶۔ کینہ پروری کو چھوڑ کر۔

۷۔ حسد سے پرہیز کرکے۔

۱۱۔ دل اور باطن کی صفائی

امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں

وضو کا حکم اس لئے صادر ہوا ہے کہ بندے جب بارگاہِ خداوندی

میں کھڑے ہوں اور اس کے ساتھ مناجات کریں تو پاک و پاکیزہ ہوں اور اس کے احکام کی پابندی کریں، کثافتوں اور ناپاکیوں سے دور رہیں۔ اس کے علاوہ وضو نیند اور سستی کو انسان سے دور کر دیتا ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہونے کے لئے انسان کا دل وضو سے نور اور پاکیزگی حاصل کرتا ہے۔

۱۱۔ وضو کے واجب ہونے کی علّت

امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں

وضو کے واجب ہونے کا سبب یہ ہے کہ جب بندہ خدا کی بارگاہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ مناجات کرے تو پاک و طاہر ہو اور جب احکامِ خداوندی کی اطاعت کرے تو کثافتوں اور نجاستوں سے مبرّا ہو۔

۱۲۔ وضو کا فلسفہ

کتاب مصباح الشّریعہ میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جب تم طہارت کے لئے وضو کا ارادہ کرو تو پانی کی طرف بڑھتے ہوئے رحمت کی طرف تقدّم کرو، اللہ نے پانی کو اپنی قربت اور مناجات کی چابی بنایا ہے اور اپنی مسند (مصلّائے عبادت) کی طرف آنے والوں کے لئے رہنما بنایا ہے۔ جس طرح پانی بندوں کی ظاہری نجاسات کو دور کر کے

طہارت عطا کرتا ہے اسی طرح رحمتِ خدا گناہوں کی نجاست کو دور کر کے بندہ کو پاک کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وہی خدا ہے جس نے رحمت سے پہلے ہوا کو خوشخبری بنا کر بھیجا اور آسمان سے پاک پانی نازل کیا۔

نیز فرمایا:

ہم نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا (زندہ رکھا ہوا ہے) کیا اس بات پر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

جس طرح اس نے پانی کے ذریعے دنیا کی نعمات کو زندگی بخشی ہے، اسی طرح اس نے اپنی رحمت اور فضل سے توبہ (اور گریہ کے بابرکت پانی سے) دلوں کو اطاعت اور تفکّر کی زندگی عطا فرمائی ہے۔

(اور غور کرو) پانی کے ہر چیز میں لطیف انداز سے مل جانے پر اور اس کو اعضائے وضو کے پاک کرنے کے لئے استعمال کرو، جن کی طہارت کا اللہ نے حکم دیا ہے تاکہ تم فرائض اور سنت ادا کر سکو۔ اعضائے وضو میں سے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ فوائد ہیں۔ جب احترام کے ساتھ ان اعضاء کو دھونے کے لئے پانی استعمال ہوتا ہے تو فوائد کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔

بس تم بھی اللہ کی مخلوق سے حسنِ معاشرت رکھو۔جس طرح سے کہ پانی ہر ایک چیز کے ساتھ مل کر اس کا حق ادا کرتا ہے اور پھر بھی اس کی ماہیت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ، تا کہ رسولؐ اللہ کے اس کلام سے کہ فرمایا: ''مخلص مومن خالص پانی کی طرح ہیں'' نصیحت حاصل کرو۔ اللہ کی ہر عبادت اور اطاعت میں تمہارا اخلوص پانی کی طرح خالص ہونا چاہئے ، جس طرح سے کہ خدا نے اسے آسمان سے نازل کیا تھا اور پاک کرنے والا قرار دیا تھا۔ اور جب تم پانی سے اپنے بدن کو پاک کرو تو تقویٰ اور یقین کے ذریعے اپنے قلب کو بھی پاکیزہ کرلو۔

دوسری فصل

وضو کے فوائد

۱۴۔ عمر کا طویل ہونا

نبیؐ اکرم فرماتے ہیں

جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ پاکیزہ (باوضو) رہو، خدا تمہاری عمر میں اضافہ کرے گا۔

(روایت کے بقیہ حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ طہارت سے مراد وضو

ہے) اللہ تعالیٰ کے اس سچے وعدے کی سائنسی اور طبّی توجیہ بھی کی جا سکتی ہے کہ بطورِ طبیعی جو افراد صحت و صفائی اور خصوصاً جلد کی صفائی کا خیال رکھتے ہیں، ان کا بدن تندرست رہتا اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ وضو کے آثار

رسولؐ اللہ نے فرمایا

وضو کے اثر سے روزِ قیامت میری امت کے ہاتھ پیر نورانی ہوں گے۔

۱۶۔ قیامت کے دن چہرے کا حُسن

ایک شخص نے رسولؐ اکرم سے پوچھا: روزِ قیامت حضرت نوحؑ کے زمانے سے آپ کے اپنے عہد تک کے لوگ موجود ہوں گے۔ آپ ان کے درمیان اپنی امت کو کس طرح پہچانیں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میری امت کے چہرے چمکدار اور تابندہ ہوں گے۔ یہ حُسن ان کے چہروں پر وضو کے اثر سے ہوگا اور ان کے علاوہ کسی اور کو یہ خصوصیت اور نشانی حاصل نہیں ہوگی۔

۱۷۔ سستی کو دور کرنا۔

وضو کے واجب ہونے کی دلیل کو بیان کرتے ہوئے امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔

وضو سستی اور اونگھ کو دور کرتا ہے۔

۱۸۔ وضو کے ہزاروں فائدوں میں سے ایک

ڈاکٹر حسن افتخار کہتے ہیں: کچھ عرصہ قبل میں ”بیدار خوابی“ نامی بیماری میں مبتلا ہوگیا۔ علاج کے لئے پیرس گیا اور وہاں ایک ماہر ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ اس نے معائنے کے بعد مجھ سے کہا کہ اس بیماری سے نجات کے لئے دن میں چند مرتبہ ہاتھوں کو کہنی سے اور چہرے اور پیروں کو دھولیا کروں۔ اس وقت میرے ذہن میں وضو کا خیال آیا جس کے بارے میں دین اسلام نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید وضو کا ایک فائدہ اس بیماری سے دوری بھی ہو۔

۱۹۔ آتشِ غضب کو ٹھنڈا کرنا

نبیؐ اکرم نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی غضبناک ہو تو وضو کرلیا کرے (تا کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہوجائے)۔

۲۰۔ اعضاء و جوارح کو گناہ سے پاک کرنا

رسولِ خدا نے فرمایا

جب ایک بندہ وضو کرتا ہے، تو جب چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو جو گناہ ہاتھ سے انجام دیئے ہیں، وہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جب سر پر مسح کرتا ہے تو جن گناہوں کا ارتکاب سر سے کیا ہے وہ محو ہوجاتے ہیں اور جب پیروں پر مسح کرتا ہے تو پیروں کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۲۱۔ آبِ وضو سے تبرک حاصل کرنا

بی بی نفیسہ خاتون ایک باعظمت اور نیک خاتون تھیں جن کی ولادت مکہ میں ہوئی اور انہوں نے مدینہ میں زندگی گزاری۔ وہ حسن بن زید بن امام حسنِ مجتبیٰؑ کی بیٹی ہیں۔ ان کے شوہر کا نام اسحٰق (اولادِ امام جعفر صادقؑ) ہے۔ بی بی نفیسہ پورے قرآن اور اس کی تفسیر کی حافظہ تھیں۔ دن میں ہمیشہ روزے سے ہوتیں اور راتیں عبادت میں بسر کیا کرتی تھیں۔ ان کے پاس مال و دولت کی فراوانی تھی جس سے وہ بیماروں، غریبوں اور عام لوگوں کے ساتھ نیکی کیا کرتی تھیں۔ وہ بہت گریہ کرتی تھیں اور انہوں نے تیس مرتبہ حج کیا

ان میں سے زیادہ تر سفر پیدل طے کئے۔

بی بی نفیسہ کی بھتیجی زینب بنت یحییٰ کہتی ہیں: میں نے پورے چالیس سال تک اپنی پھوپھی کی خدمت کی اور اس دوران کبھی نہیں دیکھا کہ وہ رات میں سو جائیں یا دن میں روزے سے نہ ہوں۔ ہمیشہ رات میں عبادت کیا کرتیں اور دن میں روزے سے ہوتیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ اپنے اوپر ترس کیوں نہیں کھاتیں؟

فرمایا: میں اپنے نفس کے ساتھ کسطرح اچھا سلوک کروں جب کہ راستہ سخت اور ایسے درّے درپیش ہیں جن سے کامیاب لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں گذر سکتا؟

ایک سال بی بی نفیسہ اپنے شوہر کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کی قبر کی زیارت کے لئے فلسطین تشریف لے گئیں۔ واپس آتے وقت آپ مصر تشریف لے گئیں اور ایک گھر میں سکونت اختیار کر لی۔ ان کے پڑوس میں ایک یہودی بچی رہتی تھی جو نابینا تھی۔ ایک دن اس نے بی بی نفیسہ کے وضو کے پانی سے تبرک حاصل کیا اور فوراً شفایاب ہوگئی۔ متعدد یہودی یہ سن کر مسلمان ہوگئے۔ چنانچہ مصر کے رہنے والے بی بی نفیسہ کے عقیدتمند

ہوگئے اور انہوں نے بی بی نفیسہ سے اصرار کیا کہ وہ وہیں رہائش اختیار کرلیں۔

۲۲۔ وضو۔۔۔گناہوں کا کفارہ

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں

جو شخص نمازِ مغرب کے لئے وضو کرے، تو یہی وضو گناہانِ کبیرہ کے سوا اس کے اس دن کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے اور جو شخص نمازِ فجر کے لئے وضو کرے تو یہی وضو گناہانِ کبیرہ کے علاوہ اس کے رات کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔

۲۳۔ دائم الوضو رہنے کا اجر

کسی نے ایک نیک اور صالح انسان کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ ان کا چہرہ بہت پُرنور ہے اور وہ جنت میں چہل قدمی میں مصروف ہیں۔ اس نے پوچھا: آپ نے دنیا میں کیا کام انجام دیا ہے جس کی وجہ سے اس مقام تک پہنچے ہیں؟

جواب دیا: میں ہمیشہ باوضو رہتا تھا۔

۲۴۔ وضو کے معنی

رسولؐ اللہ فرماتے ہیں: اور وضو کے معنی یہ ہیں کہ جب تم نے اپنا ہاتھ وضو کے برتن میں رکھا اور بسم اللہ کہہ دیا تو جو گناہ تم نے ہاتھ سے انجام دیئے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں۔ جب تم نے اپنا چہرہ دھویا تو جو گناہ تمہاری دو آنکھوں اور زبان سے سرزد ہوئے ہیں وہ ڈھل جاتے ہیں اور جب سر اور پیروں پر مسح کرتے ہو تو جن گناہوں کی طرف تم نے قدم بڑھائے تھے، وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ تو یہ ہیں وہ فائدے جو وضو سے تمہیں حاصل ہوتے ہیں۔"

۲۵۔ خدا کی رحمت

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

"جب تم طہارت اور وضو کا ارادہ کرو تو پانی کی طرف اس طرح رُخ کرو جس طرح رحمتِ خدا کی طرف رُخ کرتے ہو؛ کیونکہ خدا نے پانی کو اپنی قربت کی کلید قرار دیا ہے، جس طرح سے خدا کی رحمت بندوں کے گناہوں کو پاک کر دیتی ہے، ظاہری نجاستوں اور کثافتوں کو پانی دور کر دیتا ہے نہ کہ کوئی اور چیز۔ اور جب اپنے اعضاء و جوارح کو پانی سے دھوتے ہو تو اپنے دل کو تقویٰ اور یقین کے ذریعے پاک کرو۔

۲۶۔ دوسروں کو وضو کے لئے پانی پہنچانا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

قیامت کے دن ایک ایسے بندے کو لایا جائے گا جس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ سوچو اور یاد کرو کہ کیا تمہارے پاس کوئی نیکی ہے؛ وہ بندہ غور کرنے کے بعد کہے گا: خدایا! میرے پاس سوائے اس کے کوئی نیکی نہیں ہے کہ ایک (دن) تیرا وہ مومن بندہ میرے پاس سے گزر رہا تھا کہ میں نے اس سے پانی طلب کیا۔ اس نے مجھے پانی دیا جس سے میں نے وضو کیا اور تیرے لئے نماز ادا کی؛ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک میں نے تجھے بخش دیا اور پھر حکم دے گا کہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے۔"

۲۷۔ وضو کی حالت میں موت

چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ جس مسلمان میں ان میں سے ایک بھی پائی جائے تو وہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ خدا اسے جنت میں جانے کی ضمانت نہیں دے دیتا۔ ان میں سے ایک خصلت یہ ہے کہ: انسان بہترین انداز سے وضو کرے، اس کے بعد نماز کے لئے (گھر سے) مسجد

کی طرف روانہ ہو جائے، تو اگر اس حالت میں مر جائے تو اس کے لئے (جنت میں جانے کا) ضامن ہوگا۔

۲۸۔ گناہوں کا جھڑنا

رسولؐ اللہ نے فرمایا

اے علیؑ! اس خدا کی قسم جس نے مجھے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے، تم میں سے جو بھی وضو کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے اس کے اعضاء وجوارح سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ اپنے چہرے اور دل سے خدا کی طرف (نماز کے لئے) رُخ کرتا ہے، تو اس کی نماز ختم ہونے سے پہلے اس کے تمام گناہ اُس دن کی طرح سے بخش دیئے جاتے ہیں کہ جس دن وہ متولّد ہوا تھا۔

۲۹۔ وضو کی تاثیر

رسولؐ اللہ نے فرمایا

وضو کے دوران اپنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ ڈالو تاکہ خدا آگ کے ذریعے سے ان کے درمیان فاصلہ نہ ڈالے۔

تیسری فصل

دائم الوضو

۳۰۔ شہیدوں کا ثواب

احادیث وروایات میں ہمیشہ وضو سے رہنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

دائم الوضو رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ دائمی طور پر عبادت کا ایک تعلق برقرار رکھنا، یعنی روح کو منظم طور پر صیقل دینا، یعنی دل سے گرد وغبار کو دور کرنا۔

ایک روایت میں پیغمبر اکرم ہر صورت میں اس خصوصیت کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یعنی اگر ہمیشہ باوضو رہنا ممکن ہو تو اس کو ہرگز ترک نہ کرو، کیونکہ جب ملک الموت کسی باوضو بندے کی رُوح کو قبض کرتا ہے تو اسے شہید شمار کیا جاتا ہے۔"

۳۱۔ آیت اللہ شہید مرتضٰی مطہریؒ کی سوانح حیات میں آیا ہے کہ

وہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے تھے، اپنے بچوں کے فرائض کی انجام دہی کی پوری نگرانی کیا کرتے تھے، نماز مغرب و عشاء کے بعد طویل سجدے کیا کرتے تھے اور بلوغت کے بعد ان کی نمازِ شب کبھی ترک نہیں ہوئی۔

۴۲ـ وضو کے وقت ذکر

حجۃ الاسلام والمسلمین سید ہادی موسویؒ کہتے ہیں: امام خمینیؒ دائم الوضو تھے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ بغیر وضو کے اپنے کمرے میں واپس آئے ہوں۔ میں نے خود کئی بار دیکھا ہے کہ امام خمینیؒ وضو کرتے وقت وضو کے مستحبی اذکار کا ورد کیا کرتے تھے۔

۴۳ـ طلوعِ فجر کے وقت بیداری

میرزا حبیب اللہ رشتیؒ طلوعِ فجر کے وقت دنیا سے رخصت ہوئے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں فجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: میری زندگی میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ فجر طلوع ہو اور میں سو رہا ہوں۔

چوتھی فصل

وضو کے دوران ذکر

۴۴ـ امام خمینیؒ کا وضو

خانم زہرا مصطفوی کہتی ہیں: ایک دن امام خمینیؒ وضو کر رہے تھے۔ میں نے ان کے وضو کرنے کے طریقے کو غور سے دیکھنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ پہلے اپنا ہاتھ نل کے نیچے لے جاتے ہیں اور پھر دوسرے

ہاتھ سے نل کو تھوڑا سا کھولتے ہیں۔ جب چلو بھر جائے تو نل بند کر دیتے ہیں اور پانی اپنے چہرے پر ڈال لیتے ہیں۔ اسی عمل کو دوبارہ دہراتے ہیں۔ اس کے بعد دوبارہ بایاں ہاتھ دھونے کے لئے اپنا ہاتھ نل کے نیچے لے جاتے ہیں اور ایک بار پانی ڈالتے ہیں اور ہاتھ کی تری سے دوسرے ہاتھ کو تر کر دیتے ہیں اور ایک بار پھر پانی ڈالتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ ذکر بھی کرتے رہتے تھے اور جو عمل بھی انجام دینا چاہتے، قبلہ رُخ ہو کر اس کام کو انجام دیتے تھے۔

۴۵ـ گناہوں کا کفارہ

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

جو شخص وضو کی حالت میں خدا کا نام اپنی زبان پر لائے، اس کا تمام بدن پاک ہو جائے گا اور اس کا یہ وضو اگلے وضو تک ان دو کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔

اگر کوئی وضو کرتے وقت سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت کرے تو گویا وہ شخص ایسا ہی ہے جیسے بطنِ مادر سے دنیا میں بے گناہ آیا ہو

سفینۃ البحار ۲۲۵

پانچویں فصل

مکمل وضو

۳۶۔ اچھی طرح وضو کرنا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے اور رکوع اور سجود کو کامل طور پر بجالائے اور پھر سلام کے بعد اللہ اور اس کے رسولؐ کی حمد وثناء کرے اور پھر اپنی حاجت طلب کرے تو اس نے حقیقت میں استجابت کے موقع پر حاجت طلب کی اور جس نے قبولیت اور استجابتِ دعا کے موقع پر حاجت طلب کی وہ نقصان میں نہیں رہا۔

۳۷۔ پُرنور پیشانی

امام حسن عسکریؑ نے فرمایا

حضرت موسیٰؑ نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی: اے پروردگار! جو شخص تیرے خوف سے کامل وضو کرے اس کا اجر کیا ہے؟

اللہ نے جواب دیا: میں اسے روزِ قیامت اس طرح اٹھاؤں گا کہ اس کی پیشانی سے نور دمک رہا ہوگا۔

۳۸۔ کامل طہارت

امام صادقؑ نے فرمایا

ناتمام اور نامکمل ہے نماز، مگر ایسے انسان کی جو اچھی طرح سے مکمل طور پر اور پورے طریقے سے طہارت کرے کہ نہ غلط اور خراب ہو اور نہ مشکوک ومشتبہ۔ جو شخص حق کو پہچان کر نماز کے لئے قیام کرے، تواضع کے ساتھ عبادت میں ثابت قدم رہے تو ایسا انسان نماز کے دوران اپنے آپ کو مایوسی وامید اور صبر و بے تابی کے درمیان پاتا ہے۔ جب کبھی نمازی نے ایسی نماز ادا کی تو اس نے وہ نماز ادا کی ہے جس کا اسے حکم دیا گیا تھا اور اسی کی خبر دی گئی تھی۔ درحقیقت یہ اس کی وہی نماز ہوگی جو اسے بے حیائی اور برائیوں سے روکے گی۔

۳۹۔ اچھی طرح وضو کرنے کا اثر

رسول اللہؐ نے فرمایا

جس نے اچھی طرح سے وضو کیا اس کی خطائیں اس کے جسم سے خارج ہو جاتی ہیں۔

۴۰۔ کامل وضو کرنا

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں

سختی کی حالت میں کامل وضو کرنا (گناہوں کا) کفارہ ہے۔

۴۱۔ نمازِ باطہارت

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

بغیر کامل طہارت کے نماز تمام اور مقبول نہیں ہے۔

چھٹی فصل

دوبارہ وضو

۴۲۔ دوبارہ وضو کرنے کا اثر

اللہ کے رسولؐ فرماتے ہیں

وضو کے اوپر وضو نور علیٰ نور ہے۔

۴۳۔ دوبارہ وضو کرنا

رسول اللہؐ نے فرمایا

جو شخص وضو کے باطل ہوئے بغیر دوبارہ وضو کرے، خدا اس کی توبہ کو بغیر استغفار کے دوبارہ شمار کرلیتا ہے۔

۴۴۔ اجابتِ دعا کی شرط

حدیثِ قدسی میں ارشاد ہوتا ہے

جس کا وضو باطل ہو جائے اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے مجھ پر جفا کی اور جس نے وضو کر کے دو رکعت نماز نہیں پڑھی اس نے بھی مجھ پر جفا کی اور جس نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور مجھ سے کچھ طلب کرے اور میں اس کا جواب نہ دوں، خواہ اس کی دعا کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، تو میں نے اس پر جفا کی اور میں جفا کارِ خدا نہیں ہوں۔

ساتویں فصل

معصومینؑ کی سیرت

۴۵۔ سب سے پہلے وضو کرنے والا

ایک روایت میں آیا ہے کہ

جب اللہ کے رسولؐ نبوت کے لئے مبعوث ہوئے تو ان پر سب سے پہلے بی بی خدیجہؑ ایمان لائیں۔ کچھ دیر بعد جبرئیلؑ نبی اکرمؐ کے پاس آئے تا کہ انہیں نماز کے واجب ہونے کے بارے میں بتائیں۔ جناب جبرئیلؑ نے ایک وادی میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ جاری کیا اور وضو کیا۔ نبی اکرمؐ نے بھی

وضو سیکھ لیا۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد اللہ کے رسولؐ جو کہ خدا کے اس فرمان سے بہت خوش اور مسرور تھے گھر پر تشریف لائے اور بی بی خدیجہؑ کے ہمراہ دوبارہ چشمے کے قریب پہنچے۔ پھر دونوں نے جبرئیلؑ کی طرح وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد نبی اکرمؐ اور بی بی خدیجہ خفیہ طور پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

۴۶۔ امام علیؑ کا رنگ اُڑ جاتا تھا

جس وقت حضرت علیؑ وضو کرتے تو آپؑ کے چہرے کا رنگ خوفِ خدا سے اُڑ جایا کرتا تھا۔

۴۷۔ صحیح وضو

ایک دن امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے اپنے بچپن میں ایک بوڑھے کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ غلط وضو کر رہا ہے۔ ان ذہین بچوں نے فیصلہ کر لیا کہ کسی طریقے سے اس کی غلطی کو دور کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے چند لمحے سوچا اور پھر ایک منصوبہ بنا کر دونوں اس بوڑھے کے نزدیک پہنچے اور اس کے سامنے جا کر وضو کے بارے میں گفتگو کرنا شروع کر دی۔

امام حسنؑ کہتے تھے کہ میرا وضو درست ہے اور امام حسینؑ جواب دیتے

تھے کہ بھائی میرا وضو بھی صحیح ہے۔

اس کے بعد انہوں نے بوڑھے سے جو کہ ان دونوں کو دیکھ رہا تھا، کہا کہ وہ بتائے کہ کس کا وضو درست ہے۔

بوڑھے نے دونوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور سمجھ گیا کہ دونوں بچے بالکل صحیح وضو کر رہے ہیں جب کہ غلطی خود اس سے ہوئی ہے۔ لہٰذا اس نے دونوں سے کہا: اے ذہین بچو! آپ دونوں کا وضو صحیح ہے۔ میں نے وضو کرنا نہیں سیکھا تھا اور اب مجھے وضو کرنا آ گیا ہے۔

۴۸۔ امام حسنؑ کا وضو کرنا

امام حسن مجتبیٰؑ جب وضو فرماتے تو آپؑ کے پیر لرزنے لگتے اور رنگ زرد ہو جاتا۔ آپؑ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: جو شخص عرش کے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونا چاہتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ اس کا رنگ زرد ہو جائے اور بدن لرزنے لگے۔

۴۹۔ امام زین العابدینؑ کا وضو کرنا

امام زین العابدینؑ جب وضو کے لئے تیار ہوتے تو آپؑ کے چہرے کا رنگ زرد ہو جایا کرتا تھا۔

آٹھویں فصل

تمام اوقات میں وضو

۵۰۔ وضو کر کے سونا۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

جو شخص وضو کر کے اپنے بستر پر جائے گویا اس کا بستر اس کی مسجد ہے۔ (اور اگر اسے یاد آئے کہ وہ بغیر وضو کے سویا ہے تو اپنی چادر پر ہی تیمم کر لے اور سو جائے گویا وہ نماز کی حالت اور خدا کی یاد میں ہے)۔

۵۱۔ آرام کرتے وقت وضو کرنا۔

رسولِ خدا نے فرمایا

جو شخص وضو کر کے آرام کرے، گویا اس نے پوری رات عبادت میں جاگ کر گزاری ہے۔

۵۲۔ تلاوت قرآن کے لئے وضو کرنا

حضرت علیؑ نے فرمایا:

جب تمہارا وضو نہ ہو تو قرآن کی تلاوت نہ کرو، یہاں تک کہ وضو کر لو۔

۵۳۔ کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

کھانا تناول کرنے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا غربت کو دور کر دیتا ہے۔

۵۴۔ باوضو ہو کر گھر سے نکلنا۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی گھر سے باہر جائے تو باطہارت (باوضو) ہو کر نکلے، اس صورت میں فرشتے تمہارے حق میں دعا کریں گے کہ: خدایا اسے بخش دے، اے خدا اس پر رحم فرما!

نویں فصل

وضو کے آداب

۵۵۔ وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی، گویا اس نے وضو نہیں کیا۔

۵۶۔ آداب وضو

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

جو شخص وضو کرے اور اس کے بعد اسے خشک کر لے تو اس کے لئے

ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو شخص وضو کرنے کے بعد اسے خشک نہ کرے یہاں تک کہ وہ خود خشک ہو جائے تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۵۷۔ آبِ وضو کی مقدار کا خیال رکھنا

آیت اللہ میرزا جواد آقا تہرانیؒ کے ایک بیٹے ان کے بارے میں بتاتے ہیں: وضو کرتے وقت آپ چائے کی ایک عام کیتلی سے دو مرتبہ یا بعض اوقات تین مرتبہ وضو کیا کرتے تھے اور اسراف سے سختی سے پرہیز کیا کرتے تھے۔ آپ کے وضو کا پانی بھی ایک برتن میں جمع ہوتا رہتا تھا اور فرمایا کرتے تھے: اسے گھر کے باغیچہ میں ڈال دیا جائے۔

۵۸۔ ہر وضو کے موقع پر مسواک کرنا

رسولؐ اللہ نے فرمایا

اے علیؑ! ہر وضو کے وقت تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔

۵۹۔ آبِ وضو کی مقدار

رسولؐ اللہ نے فرمایا

وضو کے لئے دس چھٹانک پانی اور غسل کے لئے تین کلو پانی کافی ہے، لیکن مستقبل میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اسے کم سمجھیں گے (اور بہت

زیادہ پانی استعمال کریں گے) کہ یہ لوگ میری سنت کے خلاف چلیں گے۔

۶۰۔ قبلہ رُخ ہو کر وضو کرنا

امام خمینیؒ کے ایک محافظ نقل کرتے ہیں: امام خمینیؒ کبھی بھی ذکرِ خدا سے غافل نہیں ہوتے تھے اور ہر حال میں ذکرِ خدا ان کی زبان اور قلب پر جاری رہتا تھا۔ آپ ہر روز اسی دن کی (مخصوص) دعائیں پڑھا کرتے تھے۔

وضو کرتے ہوئے بھی آپ دعاؤں میں مشغول رہتے اور جب آپ ہسپتال میں داخل تھے اس وقت بھی حتمی طور پر قبلہ رُخ ہو کر وضو کیا کرتے تھے۔

۶۱۔ چار اعضاء کی دھلائی

وضو سے پہلے چار اعضاء کی چار چیزوں سے دھلائی ضروری ہے:

۱۔ چہرے کو آنسوؤں کے پانی سے۔

۲۔ زبان کو ذکر و یادِ خدا کے پانی سے۔

۳۔ دل کو پروردگار کے خوف کے پانی سے۔

۴۔ گناہوں کو توبہ اور پشیمانی کے پانی سے۔

۶۲۔ وضو میں وسوسہ

وضو کے لئے ایک مخصوص شیطان ہے جس کا نام ''ولہان'' ہے۔

جب کوئی شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے، تو یہ شیطان اس کو وسوسہ کرتا ہے اور اسے شک وشبہہ میں ڈال دیتا ہے۔

لوگوں کے درمیان ایک رائج وسوسہ وضو کا وسوسہ ہے۔

ایسے لوگ کئی بار وضو کرتے ہیں اور شک کرتے ہیں کہ مسح کیا ہے یا نہیں، ہاتھوں کو دھویا ہے یا نہیں۔ اتنی بار دہراتے ہیں اور اتنا طویل کر دیتے ہیں کہ عبادت کا وقتِ فضیلت گذر جاتا ہے۔ اس طویل مدت میں پانی کے استعمال میں اسراف ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسراف کرنے والوں کی سخت مذمّت کی ہے۔

دسویں فصل

وضو کو ترک کرنا

۲۳۔ **حاجت طلب کرنا۔**

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

جو شخص خدا سے بغیر وضو کے حاجت طلب کرے، تو اگر اس کی حاجت پوری نہ ہو تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

گیارھویں فصل

وضو کی دعائیں

۲۴۔ **وضو کی دعائیں۔**

حضرت علیؑ فرماتے ہیں

اے محمد حنفیہؒ! جو شخص اس طرح سے وضو کرے جس طرح سے میں نے کیا ہے اور وہی کہے (دعا پڑھے) جو میں نے کہا ہے، تو خداوند متعال اس کے وضو کے ہر قطرۂ آب سے ایک فرشتے کو خلق کرے گا جو خدا کی تقدیس وتکبیر میں مشغول ہوگا اور اللہ تعالیٰ ان اذکار کا ثواب روزِ قیامت تک اس کے لئے تحریر فرمائے گا۔

۱۔ جو شخص وضو کرے، مستحب ہے کہ جب اس کی نگاہ پانی پر پڑے تو کہے خدا کے نام سے اور اس کی مدد سے اور تمام حمد وثنا اس کے لئے مخصوص ہے کہ جس نے پانی کو پاک قرار دیا اور اسے نجس نہیں بنایا۔

۲۔ جب وضو سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو کہے

اے خدا مجھے توبہ کرنے والوں، پاکیزہ رہنے والوں میں قرار دے۔

۳۔ کلی کرتے وقت پڑھے

خدایا! جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں اس دن تو ہی مجھے میرے دلائل کی تلقین کرنا اور میری زبان کو اپنے ذکر کے لئے آزاد فرما۔

۴۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے

خدایا! جنت کی خوشبو کو مجھ پر حرام نہ کرنا اور مجھے ان لوگوں میں قرار دینا جو جنت کی خوشبو اور اس کی نرمی و لطافت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

۵۔ چہرہ دھوتے وقت کہے

اے اللہ! جس دن تمام چہرے سیاہ ہوں گے میرے چہرے کو سفید کردے، (اس سے مراد روزِ جزا ہے کہ جب تمام گناہ گاروں کے چہرہ سیاہ ہونگے) اور جس دن چہرے سفید ہوں گے اس دن میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا۔

۶۔ دایاں ہاتھ دھوتے وقت کہے

خدایا! میرا نامۂ عمل میرے دائیں ہاتھ میں عطا فرمانا اور جنت میں ہمیشہ کی زندگی کو مجھے آسانی سے عنایت فرمانا اور آسانی سے میرا حساب لینا۔

۷۔ بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے کہے

اے اللہ! میرے نامۂ عمل کو میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ

میرے پیچھے سے دینا اور اسے طوق و زنجیر کی طرح میری گردن میں نہ ڈالنا اور میں آگ کے ٹکڑوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

۸۔ سر کا مسح کرتے وقت کہے

خدایا! اپنی رحمت و برکات و عفو و بخشش کا سایہ عطا فرما۔

۹۔ پیروں کا مسح کرتے وقت کہے

اے خدا! میرے قدموں کو پلِ صراط پر اس دن ثابت کردے کہ جب اس پر قدم لرز جائیں گے اور میری کوششوں کو اس راہ میں قرار دے جس سے تو راضی رہے۔ اے صاحبِ جلال و کرم!

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

باوضو رہنا عمر کی زیاتی کا سبب ہے

جہاں تک ہو سکے تم شب و روز باوضو رہو

اگر اس حالت میں مر گئے تو شہید مرو گے

وسائل الشیعہ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

آیا میں تمہیں ایسی چیز کی طرف رہنمائی کروں جو تمہارے گناہوں کا کفّارہ بنتی ہے اور نیکیوں میں زیادتی کا سبب ہوتی ہے۔

لوگوں نے کہا : ہاں ! یارسولِ خدا بیان فرمایئے۔

آپؐ نے فرمایا : وضو کو بجالانا چاہیئے سختی سے یا آسانی سے ہر حالت میں باوضو رہو کیونکہ زیادہ گناہ انہیں اعضاء سے ہوتے ہیں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور جو شخص باوضو ہو اور اپنے گھر سے اس لیئے نکلے کہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو ملائکہ اس کے لیئے دعائیں کرتے ہیں کہ خداوند عالم تو اس شخص کو بخش دے کہ وہ باوضو ہے۔

وسائل الشیعہ

علامہ مجلسیؒ بحار الانوار میں حدیث تحریر فرماتے ہیں کہ

جو شخص وضو کے درمیان سورۂ قدر پڑھے
تو گناہوں سے اس طرح خارج ہو جاتا ہے
جس طرح بطنِ مادر سے پیدا ہوا۔

اور حدیث میں آیا ہے کہ

تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھے ایک مرتبہ وضو سے پہلے اور دوسری مرتبہ وضو کے درمیان اور تیسری مرتبہ وضو کے آخر میں اور بعد وضو کے ایک مرتبہ آیت الکرسی بھی پڑھنا مستحب ہے۔